ٹیلیفون نمبر ۹۱

رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۵

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ ۔ عَسٰى أَنْ يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُودًا

روزنامہ الفضل قادیان

ایڈیٹر۔ رحمت اللہ خان شاکر ——— یوم جمعہ

جلد ۳۱	۱۸ ماہ احسان ۱۳۲۲ ہش	۱۳ جمادی الثانی ۱۳۶۲ھ	۱۸ ماہ جون ۱۹۴۳ء	نمبر ۱۴۲

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۷ احسان ۱۳۲۲ہش۔ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کا ٹمپریچر آج بھی خدا کے فضل سے چھوٹا گھنٹہ تک ہے نارمل رہا۔ لیکن دوپہر کو زیادہ ہو کر پہلے ۹۹ ہو گیا۔ اور رات کے ۱۱ بجے ۹۹.۴ ہو گیا۔ لیکن یہ کم ہو کر ۴ بجے شب کو ۹۸.۵ ہو گیا۔ آج صبح ۶ بجے ۹۷.۷ ہو گئی۔ اور اسوقت ۹۷.۵ ہے۔ اور رات کو نیند آگئی۔ اسوقت ضعف کی شکایت ہے۔ اور طبیعت پرسکون ہے۔ اور کھانسی بھی کم ہے۔ ایکسرے کی رپورٹ حسب ذیل ہے۔ سینہ کا دایاں جانب:۔ (۱) ہائیلر شیڈو پر ڈمینٹ (۲) بیزل مارکنگ کسی قدر بڑھے ہوئے خصوصاً کارڈیو فرینک اینگل میں (۳) اسکے ماسوا لنگ فیلڈ صاف ہے۔ سینے کا بایاں جانب:۔ (۱) ہائیلر شیڈو بڑھا ہوا (۲) بیزل مارکنگ کچھ بڑھے ہوئے خصوصاً دل کے کنارے کے قریب (۳) چند برونکائی صاف طور پر نظر آ رہی ہیں (۴) ماسوا اسکے لنگ فیلڈ صاف ہے (۵) ہارٹ تندرستی کی حد میں ہے۔ نتیجہ:۔ کوئی نشان بھیپھڑے کی سل کا نہیں پایا گیا۔ بڑھے ہوئے بیزل مارکنگ۔ خصوصاً بائیں جانب برونکائیٹس پر دلالت کرتے ہیں۔ سکریننگ کرتے ہوئے ڈایا فرام

روزنامہ الفضل قادیان ——— ۱۳ جمادی الثانی ۱۳۶۲ھ

غیر ضروری پریشانیوں سے بچنے کا طریق

جیسا کہ ہر شخص جانتا ہے۔ آج کل ضروریات زندگی کی گرانی کے ساتھ بعض چیزوں کی نایابی و کمیابی باعث پریشانی ہو رہی ہے۔ مثلاً کھانڈ ہے۔ آجکل لوگ کھانڈ کے لئے مارے مارے پھر رہے ہیں۔ کھانڈ حاصل کرنے کے لئے بارسوخ لوگوں کے پاس سفارشوں پر سفارشیں چلی آ رہی ہیں۔ آپ کسی شہر میں جا کر کھانڈ کرنے والوں کا نظارہ دیکھیں تو عبرت ہوتی ہے۔ بوڑھے۔ جوان۔ بچے۔ عورت۔ مرد۔ سخت گرمی کے وقت میں ایک دوسرے پر گرے پڑتے ہیں۔ اور دوسروں کو پیچھے کر کے خود آگے بڑھنے کے لئے خوب کشمکش ہوتی ہے۔ اور یہ حالت دیکھ کر قادیان کے ڈپو کا حسن انتظام نظر آتا ہے۔ اور نظارت امور عامہ کی کوشش دلی سے یہاں کے لوگوں کے لئے جو آسائش کے انتظامات ہیں۔ ان کی قدر معلوم ہوتی ہے۔

غرضیکہ آجکل لوگوں کو بعض اور چیزوں کے ساتھ کھانڈ نے بہت پریشان کر رکھا ہے۔ اور اسے حاصل کرنے کے لئے انہیں بہت دوڑ دھوپ کرنی پڑتی ہے ہمیں تو جب بھی کوئی ایسا نظارہ دیکھنے کا اتفاق ہوا۔ ہمیشہ ان لوگوں پر حیرت ہوئی ہے جو اس کے لئے اتنی مصیبت اٹھاتے ہیں۔ ایک زمانہ تھا۔ کہ ہندوستان میں کوئی شخص کھانڈ کو جانتا بھی نہ تھا۔ اس وقت بھی گزارہ ہوتا تھا۔ اور اب بھی لوگ اپنی عادات میں تبدیلی پیدا کریں۔ تو ہو سکتا ہے۔ محض زبان کے مزے اور لذت میں اضافہ کے لئے چیزوں کا استعمال ترک کر دیں۔ تو جہاں وہ خود غیر ضروری پریشانی اور تکلیف سے بچ سکیں۔ وہاں ان لوگوں کو جن کو دوا وغیرہ کے لئے اس کی حقیقی ضرورت ہوتی ہے کھانڈ بڑی آسانی سے اور کافی مقدار میں مہیا ہو سکتی ہے۔ کھانڈ کے بجائے شکر۔ گڑ کا استعمال کیا جا سکتا ہے۔ گو یہ چیزیں بھی بڑی گراں ہیں مگر مل تو آسانی سے جاتی ہیں۔ پھر کیوں نہ حتی الوسع یہی چیزیں استعمال کرلی جائیں۔ مگر مشکل تو یہ ہے کہ جو لوگ گڑ یا شکر تیار کرتے ہیں۔ وہ بھی کھانڈ اور مصری ڈھونڈتے پھرتے ہیں۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جلسہ سالانہ کی تقریر میں احباب کو یہ ہدایت فرمائی تھی۔ کہ وہ ایسی غیر ضروری چیزوں کا استعمال ترک کر دیں۔ اور فرمایا تھا۔ کہ میں نے تو چائے میں بھی نمک کا استعمال شروع کر دیا ہے اور جو لوگ دودھ پینے کے عادی ہیں۔ وہ اگر دودھ بھی نمک ڈال کر پئیں۔ تو دیکھیں گے۔ کہ اس سے بھی دودھ لذیذ ہو جاتا ہے۔ اسی طرح تیل کی بہت مشکل ہے۔ لیکن لوگ اگر لالٹینوں اور لیمپ کا شوق ترک کر کے مٹی کے پرانے دیئے استعمال کرنے لگیں۔ تو مٹی کے تیل کے حاصل کرنے کی مصیبت سے نجات مل سکتی ہے غرضیکہ لوگ اپنی عادتوں میں تبدیلی پیدا کر کے بہت سی غیر ضروری مشکلات اور پریشانیوں سے بچ سکتے ہیں۔ اور سب سے ضروری بات یہ ہے جیسا کہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:۔

"سب سے بڑی ضرورت ان ایام میں یہ ہے۔ کہ ان مشکلات کے ایام میں ہر شخص اپنے رب پر توکل کرے۔ خدا تعالیٰ کی طرف سے انسان پر جب بھی ابتلاء آتے ہیں اس کے ایمان کی آزمائش کے لئے آتے ہیں۔" (الفضل ۔ ۳ اپریل ۱۹۴۳ء)

ایک نہایت ضروری یاددہانی

احباب کو حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے مرض میں اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے افاقہ شروع ہو جانے کی خوشکن خبر پہونچ چکی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے اس فضل کا شکریہ ادا کرنے کے ساتھ حضور کی صحت کاملہ اور درازی عمر کے لئے احباب کو دعاؤں کا سلسلہ برابر جاری رکھنا چاہیئے۔ اجتماعی و انفرادی دونوں طریق پر دعائیں کی جائیں۔ جو دوست روزے رکھ سکیں وہ جمعرات اور پیر کے روزے رکھیں۔ اور تہجد میں دعائیں کریں ؛

کچھ دُعا کے متعلّق

از حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب

نوٹ:۔ دعائیں چھ طرح قبول ہوتی ہیں۔ اور اس طرح کوئی دُعا بھی ضائع نہیں جاتی۔ (۱) یا تو وہ لفظاً یہیں قبول ہو جاتی ہے۔ (۲) یا اس کی جگہ آخرت کا درجہ اور نعمت مل جاتی ہے۔ (۳) یا اتنی ہی مقدار کی کوئی بُری تقدیر دور ہو جاتی ہے۔ (۴) یا عبادت محسوب ہوجاتی ہے۔ (۵) یا دنیا میں ہی ایک کی جگہ دوسری بہتر چیز ملجاتی ہے۔ (۶) یا اگر وہ دعا بندہ کے لئے مضر ہو تو منسوخ کر دی جاتی ہے۔ یہ نامنظوری بھی اجابت اور رحمت کا رنگ رکھتی ہے۔ یعنی بندہ ضرر اور تکلیف سے بچ جاتا ہے۔

ہمارا فرض ہے کرنا دُعا کا — پھر آگے چاہے وُہ مانے نہ مانے
اگر مانے۔ کرم اُس کا ہے۔ ورنہ — وُہ جانے اور اُس کا کام جانے
خُدا ہے غیب داں۔ اور جانتا ہے — کہ کیا ہیں نعمتیں کیا تازیانے
مگر انساں کہ دارد علم ناقص — نمی داند مفادش از زیانے
اگر ہر اک دُعا لفظاً ہو مقبول — لگیں پھر مُدّعی تو دندنانے
ملے داعی کو کُنجی خیر و شر کی — خُدائی سونپ دی گویا خُدا نے
بنے جنّت یہی دُنیائے فانی — لگیں دشمن مخالف سب ٹھکانے
جو احمق ہے۔ سمجھتا ہے کہ واہ وا — لگیں گے ابتو ہم موجیں اُڑانے
ملیگا جو بھی مانگیں گے دُعا سے — یہ راہ عیش کھولی ہے قضا نے
مگر ہرگز نہ ہوگا کامراں وُہ — لگے گا جو خُدا کو آزمانے

دُعائیں گو سبھی ہوتی ہیں منظور — یہ فرمایا حضور مصطفٰے نے
مگر ملجائے جو مانگا ہے تُو نے — نہیں ٹھیکہ لیا اس کا خُدا نے
کبھی ملتا ہے دُنیا میں جو مانگو — کبھی عقبیٰ کے کھُلتے ہیں خزانے
کبھی کوئی مصیبت دُور ہوکر — بدل جاتے ہیں تلخی کے زمانے
عبادت بنکے رہ جاتی ہیں اکثر — خُدا اور اُس کے بندے کو ملانے
کبھی مقصد بدل جاتا ہے مثلاً — بجائے زر۔ پسر بھیجا خُدا نے
فراخی کی جگہ ملتی ہے عزت — خطاؤں کی جگہ آتے ہیں دانے
مکاں بنتا نہیں پر عمر بڑھکر — بھرے جاتے ہیں غلّوں کے خزانے
مگر نقصان دہ جو ہوں دُعائیں — کرم اُس کا ہے گر اُنکو نہ مانے

نہیں محروم اُس درگاہ سے کوئی — کہ بخشش کے ہزاروں ہیں بہانے
غرض یہ ہیں اجابت کے طریقے — قبولیّت کے ہیں سب شاخسانے

نہیں آساں مگر کرنا دُعا کا — چنے لوہے کے پڑتے ہیں چبانے
دُعا کرنا ہے خُونِ دل کا پینا — زبانی لفظ تو ہیں بس بہانے
نہ جب تک متّقی بنجاؤ پُورے — قبولیّت کے دعوے ہیں فسانے
عبادت بلکہ ہے مغزِ عبادت — دُعا کی گر حقیقت کوئی جانے
توجہ ہو۔ تضرّع ہو۔ یقیں ہو — سحر ہو اور تہِ دِل کے ترانے
قضا کو ٹال دیتی ہیں دُعائیں — اگر لگ جائیں پے در پے نشانے

قبولیّت کے قصّے کیا سُناؤں — دِکھائے تھے ہمیں جو میرزا نے
خُدا سے مانگ۔ لائی ایک محمود — کیا یہ کام احمدؑ کی دُعا نے
نشاں جتنے دِکھائے اُسؑ نے ہمکو — وُہ اکثر تھے دُعا کے شاخسانے
قسم حق کی نظر آیا وہ جلوہ — کہ بس دِکھلا دیا چہرہ خُدا نے
کروں تعریف میں کیونکر دُعا کی — کہ ہست او بر وجودِ حق نشانے
اگر ہر موئے من گردد زبانے — بدو رانم ز ہر یک داستانے

خُداوندا۔ مری بھی اک دُعا ہے — کہ جسکو مانگتے گزرے زمانے
رضا تیری ہمیں حاصل ہو دائم — رضا ہی کے تو ہیں سب کارخانے
حیاتِ طیّبہ دونو جہاں میں — خُدا خوش ہو۔ موافق ہوں زمانے

آمین

منتخب شدہ دیہاتی مبلغین کو اطلاع

احباب مندرجہ ذیل کو اطلاع دی جاتی ہے۔ کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے ان کی درخواستوں کو برائے دیہاتی مبلغین منظور فرمالیا ہے۔ لہٰذا اس خیال سے کہ مبادا ان کو قادیان مورخہ ۱۹ جون ۴۳ء تک حاضر ہونے کی چٹھی کسی وجہ سے نہ مل سکے۔ بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ جو دوست ان کو جانتے ہوں وہ انکو اس امر کی اطلاع دیدیں۔ تاکہ جلدی ہی پڑھائی شروع کی جاسکے۔ (۱) حافظ ابی زر صاحب روڈا تحصیل خوشاب (۲) سید مہدی شاہ صاحب چک ۱۱۶ سرگودہا (۳) مولوی عبدالمجید صاحب ملال پوری اور حمہ ضلع سرگودہا (۴) سید محمد امین شاہ صاحب شاہ مسکین (۵) سید علی اصغر شاہ صاحب چک ۱۱۶ سرگودہا (۶) مولوی رحیم بخش صاحب سندر گڑھ ضلع امرتسر (۷) مولوی شیر محمد صاحب چک ۵۶۵ ضلع لائلپور (۸) مولوی اللہ دتا صاحب مبشر بھڑتانوالہ ضلع سیالکوٹ (۹) چوہدری عطاء اللہ صاحب چک ۳۵ سرگودہا۔ (۱۰) جمال دین صاحب بچاب سکندر ضلع گجرات (۱۱) مولوی شیخ محمد صاحب کھیوڑہ ضلع فیروزپور

تاریخ سلسلہ سے تعلق رکھنے والے اوراق پارینہ کا مطالعہ

گذشتہ پرچہ میں اخبار منشور محمدی" بنگلور کے اس ریویو کا ضروری حصہ شائع ہو چکا ہے۔ جو براہین احمدیہ کے پہلے تین حصوں پر آج سے ۶۲ سال قبل اس میں شائع ہوا تھا۔ اسی سلسلہ میں آج کتاب ہذا کے حصہ چہارم پر اسی اخبار کے ریویو کا ضروری حصہ شائع کیا جاتا ہے۔ جو اس سے قریباً ایک سال بعد شائع ہوا تھا۔

خاکسار ملک فضل حسین کارکن صیغہ تالیف و تصنیف

(۲۳)

یہ وہی لاجواب کتاب ہے جس کو فخر اہل اسلام ہند اسوۃ المحققین قدوۃ المدققین مقبول بارگاہ صمد مولوی مرزا غلام احمد صاحب رئیس اعظم قادیان ضلع گورداسپور پنجاب دام فیوضہ نے کمال تحقیق و تدقیق سے تالیف کر کے منکرین اسلام پر حجت اسلام پوری کرنے کے لئے بوعدۂ انعام دس ہزار روپیہ شائع کیا ہے۔ ہم نے اس کتاب کے اگلے حصوں پر منشور محمدی میں ریویو لکھا ہے۔ اب جس پر ہم اپنا ریویو لکھتے ہیں۔ وہ اسی کتاب کا چوتھا حصہ ہے جس میں مضامین ذیل مندرج ہیں

۱۔ کلام الٰہی کی ضرورت کے ثبوت میں اور اس بات کے اثبات میں کہ حقیقی اور کامل ایمان اور معرفت جس کو اپنی نجات کے لئے اس دنیا میں حاصل کرنا چاہیے بجز کلام الٰہی کے غیر ممکن ہے۔ اور اس کے ضمن میں بہت سے خیالات برہموں اور فلسفیوں اور نیچریوں کا رد لکھا گیا ہے

۲۔ قرآن شریف کی ایک سورۃ یعنی سورۂ فاتحہ کے بے مثل دقائق و حقائق و خواص کا بیان

۳۔ قرآن شریف کی بعض دوسری آیتوں کا بیان جو توحید الٰہی کے مضمون پر مشتمل ہیں

۴۔ وید تعلیم توحید اور فصاحت و بلاغت سے خالی ہے۔

۵۔ وید کے عقائد باطلہ کا ذکر

۶۔ پنڈت دیانند پیشوائے آریہ سماج کے لاجواب رہنے کا بیان

۷۔ انجیل اور قرآن شریف کی تعلیم کا تقابل

۸۔ ان تمام پیشگوئیوں کا ذکر جو بعض آریوں کو بتلائی گئیں۔

۹۔ آئندہ پیشگوئیوں کا بیان

۱۰۔ مسیح سے کوئی معجزہ ظہور میں آنا یا ان کا کوئی پیشگوئی بتلانا ثابت نہیں

۱۱۔ حقیقی نجات کیا چیز ہے اور کیونکر مل سکتی ہے۔

اس کتاب کی زیادہ تعریف کرنی ہماری حد امکان سے باہر ہے۔ اور حقیقت یہ ہے۔ کہ جس تحقیق و تدقیق سے اس کتاب میں مخالفین اسلام پر حجت اسلام قائم کی گئی ہے۔ وہ کسی کی تعریف و توصیف کی محتاج نہیں۔ ع

مشاطہ نیست روئے دلارام را

مگر اتنا تو کہنے سے ہم بھی دریغ نہیں کر سکتے۔ کہ بلاشبہ کتاب لاجواب ہے اور جس زور و شور سے دلائل حقہ بیان کئے گئے ہیں۔ اور مصنف مدظلہ نے اپنے مکشوفات و الہامات کو بھی مخالفان اسلام پر ظاہر کر دیا ہے۔ اس میں اگر کسی کو شک ہو مکاشفات الٰہی اور انوار نامتناہی جو عطیہ الٰہی ہیں ان سب کو فیض صحبت مصنف سے مستفیض ہو کر پا دے۔ اور عین الیقین حاصل کرے۔

اثبات اسلام و حقیقت نبوت و قرآن میں یہ لاجواب کتاب اپنا نظیر نہیں رکھتی ابھی آغاز ہے۔ مگر اس کتاب کے مطالعہ سے انجام کا مزہ ملتا ہے۔ افسوس ہے۔ کہ کتاب تو ثبوت دین الٰہی میں بے نظیر ہے۔ مگر مسلمانوں کی کم توجہی سے مکمل چھپ جانے میں دیر پہ دیر ہو رہی ہے بڑی کتاب ہے۔ حجت اسلامی قائم کرنے میں لاجواب ہے۔ پر بے قدری ارباب زمانہ سے اس کا طبع التوا میں پڑ گیا ہے۔ جو امیر ذی مقدور ہیں وہ ہمت کر کے ابور دین کے کاموں میں ازبس لپپا ہیں۔ مالدار مسلمانوں کو مال کمانے کا ہی دھن ہے۔ محبت خدا و رسول کا نہ ان کو خیال ہے۔ اور نہ ان کو پروا پس یہ عمدہ کتاب چھپے تو کیونکر چھپے اور کس طرح حجۃ البالغۃ الاسلام مخالفوں پر ظاہر ہو؟ الٰہی تیرا ہی فضل چاہیئے۔ کہ ہمارے رئیسوں اور مالدار مسلمانوں کا دل اس کی تائید کی طرف آوے آمین

مضامین عالیہ مندرجہ کتاب براہین احمدیہ کی تعریف کیونکر ہو سکے۔ یہ وہ عالی مضامین اور قاطع دلائل ہیں۔ جن کے جواب کے لئے مخالفین کو دس ہزار روپیہ کی تحریص دلائی گئی ہے۔ اور اشتہار دیئے ہوئے عرصہ ہو چکا۔ مگر کسی کو قلم اٹھانے کی اب تک طاقت نہ ہوئی۔ ہم بلاتصنع کہتے ہیں کہ ساری جلد چہارم حقائق و معارف اسلام سے بھری ہوئی ہے۔ اور جا بجا دعوے یہ کیا گیا ہے۔ کہ اگر کسی کو شبہ ہو تو ہمارے پاس آوے۔ اور اپنی آنکھوں ہر بات کا مشاہدہ کرے۔ پس مسلمان اگر اس مبارک کتاب کی خریداری نہ کریں۔ اور اعانت سے قاصر رہیں۔ تو فردا ئے قیامت خدا اور رسول کو کیا جواب دیں گے؟ اس کتاب کے چھپنے کو البتہ صرف کثیر درکار ہے۔ دس پندرہ ہزار روپیہ تکمیل انطباع کے لئے چاہیئے مگر یہ رقم کچھ ایسی کثیر نہیں جو فراہم نہ ہو بشرطیکہ قوم چاہے۔ یوں تو ہمارے امرائے عالی شان ہزاروں لاکھوں روپیہ اپنے عیش و عشرت میں صرف کر دیتے ہیں۔ اور مالدار مسلمان شادی غمی میں ۱۰۔ ۱۵ ہزار کے صرف کی کچھ مالیت نہیں سمجھتے۔ دین کی اعانت بھی اگر ان سے نہ ہو۔ تو پھر کس سے ہو۔ آیا غریب مسلمانوں کو یہ مقدور ہے۔ کہ وہ بلا شرکت امرائے اسلام پندرہ ہزار روپیہ خرچ کر دیں ہمارے امیروں کی کوتاہ دلی کا اس سے زیادہ کیا ثبوت ہو گئے۔ کہ اس کتاب کی اصلی لاگت سو روپیہ ہے۔ اور غریب و کم استطاعت مسلمانوں کو دس روپے پر فروخت کی جاتی ہے۔ ظلم ہے اگر رئیس بھی اسی قیمت پر کتاب کو چاہیں۔ اور خریداری کی آمادگی صرف دس روپیہ بھیجنے پر ظاہر کریں۔ حضرت مصنف نے عنوان کتاب میں ایک نواب صاحب کا حال لکھا ہے۔ جو قال اللہ و قال رسول اللہ کے شیدا و والہ ہیں۔ جب ان سے اعانت کی درخواست کی گئی۔ تو پہلے لکھا کہ البتہ بیس پچیس جلد ریاست کی جانب سے خریدی جائیں گی۔ دوبارہ یاددہانی پر جواب ملا۔ کہ کتب مباحثات دینی کی اعانت خلاف منشاء سرکار ہے۔ اس لئے اعانت ممکن نہیں۔ سبحان اللہ۔ حضرت نواب صاحب کی یہ دلسوزی دین قابل تعریف ہے۔ گورنمنٹ کے منشاء کو ان رئیس عالی بخت کے سوا اور کسی نے نہ پایا۔ حضرت ریاست سے خریداری بغرض محال خلاف منشائے گورنمنٹ تصور کر لی جائے تو آپ کے جیب خاص سے بطور اعانت دینی ہزار پانسو روپیہ دینا خلاف منشائے سرکار نہ تھا۔ دیکھو گورنر جنرل لارڈ ورین لفٹنٹ گورنر وغیرہ اس فنڈ کے معاونوں وغیرہ میں داخل ہیں۔ جس فنڈ سے پادری اشاعت دین پولوسی پر کمر باندھے ہیں۔ اور جس فنڈ سے مذہب اسلام کی خلاف میں عماد الدین و صفدر علی وغیرہ کتابیں لکھتے ہیں۔ پس اگر آپ اپنے صرف سے کچھ اعانت فرماتے۔ تو پھر یہ گلا ہی نہ ہوتا۔ جب قرآن و حدیث کے عامل رئیسوں کا یہ حال ہے تو پھر شارب الخمر اور فسق و فجور کے مرتکب امیروں سے کیا امید اعانت دین ہو سکتی ہے حضرات اہل اسلام سے ہم بارہا درخواست کر چکے ہیں۔ کہ ایک فنڈ ایسا قائم کیا جائے جس کے سرمایہ سے کتب رد نصاریٰ چھپ کر مشتہر ہوں۔ افسوس ہے کہ مسلمانوں کا ادھر خیال ہی نہیں آتا۔ دین اسلام کی یہ اشاعت

جو آجکل مذہب پولوسی سے ہزارہا درجے ترقی پر ہے۔ یہ اس کی وجہ حقیت اور سچائی اسلام ہی ہے۔ کوئی یہ نہ سمجھے کہ مسلمان اس کی تائید کرتے ہیں، اگر مسلمان دین کی تائید کرتے۔ تو علی وجہ الکمال اسلام اور بھی رونق پذیر ہوتا۔ اکثر رسائل و کتب بمضامین رد مذہب پولوسی قابل تالیف میں آکر بے اعانتی کی وجہ سے مشتہر نہیں ہوتے ہیں۔ چنانچہ یہ کتاب جس کا ہم ریویو لکھ رہے ہیں۔ ایسی عمدہ اور مکمل کتاب ہے۔ کہ اس کا مطالعہ کرکے ہر ایک دین سے بدلائل قاطعہ اور براہین ساطعہ مقابلہ اسلام کرکے حجت اسلام کرسکتے ہیں۔ افسوس ہے کہ مسلمان ایسی کتاب کی تائید سے باز ہیں۔ مالدار مسلمان اگر زکوٰۃ کا مبلغ ہی اس کام کے لئے بخش دیں۔ تو آج تمامی کتب نامطبوعہ چھپ کر مشتہر ہوسکتی ہیں۔ زیادہ افسوس یہ ہے۔ کہ آریہ اور برہمو سماج کے مذاہب باطلہ کی اشاعت کے لئے ہزاروں لاکھوں روپیہ اس مذہب کے پیرو خرچ کرتے ہیں۔ اور مسلمان جن کو مذہبی طور پر اعانت دین واجب ہے اعانت سے پہلو تہی کر رہے ہیں۔ صاحبو! فرمائیے قیامت خدا و رسول کو کیا جواب دوگے۔ بھائی دنیا کے لئے سب کچھ۔ تو کچھ عقبیٰ کے لئے بھی خرچ کریں الدنیا مزرعۃ الاٰخرۃ کا ثمرہ حاصل کریں۔ مالدار مسلمان سو پچاس سے کمک کریں۔ جو کم مقدور ہیں وہ ایک روپیہ سے ایک پائی تک دیں۔ اگر اس طرح کا سرمایہ بہم پہونچے۔ تو کیا کچھ اسلام کی ترقی نہیں ہوسکتی۔ اب مسلمانوں کو ضرور ہے کہ خریداری براہین احمدیہ پر مستعد ہوں۔ اگر ایک شخص سے اس کتاب کی تائید نہ ہوسکے۔ تو ہر شہر و قصبہ میں دس دس پچاس پچاس مسلمان جمع ہوں۔ اور چندہ کریں۔ جو مبلغ چندہ سے حاصل ہو وہ مصنف کتاب کے پاس بھیجا جائے۔ اگر ہندوستان و پنجاب و بمبئی و دکن کے مسلمان ذرا بھی اس طرف متوجہ ہوں۔ تو عرصہ قلیل میں ساری کتاب براہین احمدیہ چھپکر نور افزائے دیدۂ اہل ملل ہوجائے گی۔

الٰہی مسلمانوں کو دین کی اعانت کی توفیق دے۔ اسلامی ریاستوں کے امیر و نواب دین متین کی تائید میں کمر باندھیں۔ الٰہی بمصنف اللّٰھم متع المسلمین بطول حیاتہ کو اس کتاب کی تصنیف کا اجر دے۔ آمین ثم آمین فقط

(مورخہ ۱۵ جمادی الآخر ۱۳۰۱ھ نمبر ۱۷ جلد ۲ صفحہ ۱۹۵ تا صفحہ ۱۹۸)

مذاکرہ علمیہ

رجم کا حکم قرآن مجید میں

(۴)

پھر جب ہم اور احادیث کو دیکھتے ہیں تو ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بھی اپنے آقا (صلے اللہ علیہ وسلم) کی اقتدا میں رجم کے حکم کی بنیاد قرآن مجید پر ہی رکھی ہے۔ چنانچہ جب آپ ۲۳ھ میں اپنی خلافت کے آخری سال فریضۂ حج کی ادائیگی کے بعد مدینہ منورہ پہونچتے ہیں۔ تو آپ ایک زبردست خطبہ دیتے ہیں۔ جمیں دیگر مسائل ضروریہ کے علاوہ رجم کا بھی ذکر کرتے ہیں۔ اس کی شرعی حیثیت اور واجبیت کی اچھی طرح وضاحت فرماتے ہیں۔ اور امت اسلامیہ کو متنبہ کرتے ہیں۔ کہ شریعت اسلامیہ میں رجم کی بنیاد قرآنی حکم پر ہے۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں ان اللہ بعث محمداً صلی اللہ علیہ وسلم بالحق وانزل علیہ الکتاب فکان مما انزل اللہ اٰیۃ الرجم فقرأناھا وعقلناھا ووعیناھا رجم رسول اللہ صلعم ورجمنا بعدہ فاخشی ان طال بالناس زمان ان یقول قائل ما نجد اٰیۃ الرجم فی کتاب اللہ فیضلوا بترک فریضۃ انزلھا اللہ والرجم فی کتاب اللہ حق علی من زنا اذا احصن من الرجال والنساء (بخاری) یعنی اللہ تعالےٰ نے رسول مقبول کو صداقت بھرا کلام دیکر بھیجا اور آپ پر قرآن مجید نازل کیا۔ جس کے احکام و اوامر میں رجم کا حکم بھی ہے۔ ہم نے اس حکم کو پڑھا اسکو اچھی طرح سمجھا۔ پھر اسکو کبھی فراموش نہ کیا۔ لوگو رسول اللہ نے خود بھی رجم کروایا۔ اور آپ کے بعد ہم بھی رجم کرواتے رہے مجھے اس بات کا اندیشہ ہے۔ کہ کچھ زمانہ گزر جانے کے بعد جب لوگوں میں قرآن فہمی جاتی رہے گی۔ اور وسعت نظر نہ رہے گی تو کوئی ایسا کہنے والا پیدا نہ ہوجائے۔ جو یہ کہدے۔ کہ واللہ ہمیں تو قرآن مجید میں رجم کے حکم کے متعلق کوئی آیت ظاہراً نظر نہیں آتی۔ اور اس طرح لوگ ایسے لوگوں کی باتوں میں آکر ایک فریضہ کی ادائیگی کو چھوڑدیں۔ جسے اللہ تعالیٰ نے قائم کیا۔ یاد رکھو کہ کتاب اللہ میں یقیناً رجم کا حکم ہے۔ اور یہ حکم اس کے لئے ہے جو شادی شدہ ہوکر زنا کا مرتکب ہو۔

حضرت عمرؓ کے اس خطبہ سے مندرجہ ذیل امور بالوضاحت ثابت ہوتے ہیں۔

۱۔ حضرت عمرؓ رجم کے قائل تھے۔ اور انکا یہ عقیدہ کتاب اللہ یعنی قرآن مجید کی بناء پر تھا۔ کیونکہ وہ تصریحاً فرماتے ہیں۔ کہ ان کا یہ عقیدہ اس کتاب کی بناء پر ہے۔ جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر اتاری گئی۔ اور جسکی آیات پڑھی جاتی تھیں۔ اور ایسی کتاب ایک ہی کتاب ہے۔ جسے قرآن مجید کہتے ہیں۔

۲۔ رجم کا حکم ایسا نہ تھا۔ کہ ہر ایک کو قرآن مجید میں نظر آئے جبھی تو فرمایا۔ کہ ہمیں وہ آیت اچھی طرح معلوم ہے۔ جس سے ہم رجم کا حکم نکالتے ہیں۔ اور یونہی وہ حکم نہیں نکالتے۔ بلکہ خوب اچھی طرح سوچ سمجھ کر نکالتے ہیں۔ لیکن ہوسکتا ہے۔ کہ کوئی ایسا زمانہ آئے۔ جب لوگوں کو سرسری نظر سے قرآن مجید پڑھنے سے قرآن مجید میں رجم کا حکم نظر نہ آئے۔ اسلئے بجائے اسکے کہ لوگ رجم کا انکار کریں۔ انکو یہ سمجھنا چاہیئے۔ کہ ان سے بڑھکر فہم میں بڑھ کر کوئی ایسا شخص ہوا ہے جو علی وجہ البصیرت قرآن مجید کی اس آیت کو جانتا تھا۔ جس میں رجم کا حکم ہے سو اس لئے رجم سے انکار کرنیکی کوئی وجہ نہیں۔ بلکہ ان کو اپنی کم مائیگی علم کا اعتراف کرنا چاہیئے۔ کہ وہ اس حکم کو پا نہیں سکے۔

۳۔ رجم کا حکم منسوخ نہیں ہوا بلکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ کا اس پر تعامل رہا۔ اور حضرت عمرؓ نے اسپر زور دیا کہ اسپر عمل کرتے رہنا خواہ وہ حکم ظاہراً قرآن مجید میں نظر آئے یا نہ آئے۔ الغرض حضرت عمرؓ نے اپنے خطبہ میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی اقتدا میں یہ علی الاعلان کہہ دیا۔ کہ وہ رجم کے قائل ہیں۔ اور ان کے عقیدہ کی بنیاد قرآن مجید پر ہے۔ کیونکہ انہوں نے اس کو پڑھکر آپ نے رجم کے حکم کو سمجھا۔ اور ایسا سمجھا۔ کہ وہ دوسروں کو سمجھانے کے قابل تھے۔ اور ایسے دلائل آپ کے پاس موجود تھے۔ کہ اگر کوئی انکار کرتا۔ تو آپ دلائل سے اسے قائل کردیتے۔ اس ساتھ ہی یہ کہہ دیا۔ کہ آپ کے زمانہ کے لوگوں میں سے اگر کوئی اعتراض کرے۔ تو آپ اسکو سمجھا سکتے ہیں۔ کہ دیکھو فلاں آیت سے رجم کا حکم نکلتا ہے۔ لیکن ممکن ہے بعد میں آنے والے قرآن مجید میں وسعت نظر نہ رکھنے کی وجہ سے کہدیں کہ قرآن کی کسی آیت سے رجم کا حکم نہیں نکلتا اسجگہ دو سوال پیدا ہوسکتے ہیں (۱) یہ کہ حضرت عمرؓ کو اگر کوئی ایسی آیت معلوم تھی۔ کہ جس سے رجم کا حکم نکلتا تھا تو آپ نے وہ بتا کیوں نہ دی۔ تاکہ لوگ گمراہ نہ ہوں (۲) دوسرا سوال یہ پیدا ہوسکتا ہے کہ بعض کتب سے پتہ چلتا ہے۔ کہ وہ آیت جسکی طرف حضرت عمرؓ نے اشارہ فرمایا وہ الشیخ والشیخۃ اذا زنیا فارجموھما البتۃ تھی اور آیت اب قرآن مجید میں نہیں ہے بلکہ منسوخ التلاوت ہے۔ اور اسکا حکم موجود ہے اسلئے اگر حضرت عمرؓ کی مراد یہی آیت ہو تو یہ کسی طرح قابل قبول نہیں ہوسکتی۔ کیونکہ جو منسوخ التلاوت ہے وہ حکماً بھی منسوخ ہے۔ سو جاننا چاہیئے کہ حضرت عمرؓ نے کسی مصلحت کی بنا پر خواہ وہ یہ مصلحت ہو کہ انکے آیت بیان کردینے سے لوگ قرآن مجید پر غور چھوڑ دینگے۔ یا کوئی اور آپنے اس آیت کو بیان نہیں فرمایا اور مصلحت یہی سمجھی کہ اسکو بیان نہ کیا جائے

باقی رہی وہ روایت جو بیان کی جاتی ہے۔ کہ حضرت عمرؓ کا اشارہ آیت الشیخۃ والشیخ کی طرف تھا۔ جو منسوخ التلاوت تھی۔ اسکی تائید احادیث سے نہیں ہوتی۔ کیونکہ بخاری اور دیگر احادیث کی کتب میں جہاں حضرت عمرؓ کا خطبہ درج ہے۔ اس میں کہیں اس آیت سے استدلال کا ذکر نہیں۔ ہاں یہ بعد میں آنے والے شارحین نے اپنے ڈھکوسلے لگائے ہیں۔ احادیث کی کتب میں یہ ٹکڑا صرف ابن ماجہ میں آتا ہے۔ اور مسلم کی شرح نووی میں صرف شرح میں یہ فقرہ درج ہے۔ ان حالات کو دیکھ کر یہی معلوم ہوتا ہے۔ کہ یہ آیت حضرت عمرؓ نے بیان نہیں فرمائی۔ بلکہ شارحین نے خود سنی سنائی بات سے کر درج کر دی۔ جس کی کوئی سند نہیں۔

دوسری دلیل اس بات کی کہ حضرت عمرؓ کے ذہن میں یہ آیت نہ تھی۔ بلکہ آپکا استدلال کسی اور آیت سے تھا۔ جو قرآن مجید کی تھی اور جس کو انہوں نے بیان نہیں کیا۔ وہ یہ ہے کہ مسند احمد حنبل جلد ۵ صفحہ ۱۸۳ میں آتا ہے کہ حضرت عمرؓ نے اس آیت مذکورہ کو سنکر اس پر جرح کی۔ اور فرمایا۔ کہ یہ کس طرح درست ہو سکتی ہے۔ کیونکہ امکان ہے کہ ایک شیخ (بوڑھا) ایسا ہو۔ کہ جس نے ساری عمر نکاح نہ کیا ہو۔ اسی طرح شیخہ (بوڑھی) بھی ایسی ہو سکتی ہے۔ اس لئے اگر وہ فعل بد کریں۔ تو ان کو رجم اسلامی حکم کے مطابق کس طرح ہو سکتا ہے۔ کیونکہ ایسے لوگوں کے لئے تو اسلام میں کوڑے لگانے کا حکم ہے۔ پس وہ آیت جو حضرت عمرؓ کی طرف منسوب کی جاتی ہے۔ کہ ان کا اشارہ اسی طرف تھا۔ اس پر حضرت عمرؓ بڑے زور سے اعتراض کرتے ہیں۔ اس لئے کم از کم یہ آیت حضرت عمرؓ کے پیش نظر نہ تھی۔ اس امر کی تیسری دلیل کہ حضرت عمرؓ کے ذہن میں یہ آیت نہیں تھی۔ یہ ہے کہ حضرت عمرؓ فرماتے ہیں۔ مجھے ڈر ہے کہ اگر زیادہ عرصہ گذر گیا۔ تو لوگ کہیں یہ نہ کہنے لگ جائیں کہ رجم کا قرآن مجید میں کوئی ذکر نہیں۔ آپ کا یہ خوف اور اضطراب بتاتا ہے۔ کہ آپ کے ذہن میں یہ آیت نہیں تھی۔ اگر یہی آیت ہوتی۔ تو آپ اس قسم کا خوف اپنے دل میں نہیں لا سکتے تھے۔ کیونکہ اس آیت کا معترضین کے قول کے مطابق روایات میں ذکر آتا تھا۔ بلکہ آج تک یہ روایت کتابوں میں پائی جاتی ہے۔ پس ان الفاظ کی موجودگی کے باوجود حضرت عمرؓ کا خوف کرنا۔ کہ کہیں لوگ بھول کر یہ خیال نہ کرنے لگ جائیں کہ رجم کا قرآن مجید میں کہیں ذکر نہیں۔ بتاتا ہے۔ کہ آپ کی مراد یہ آیت نہیں تھی۔ نیز اس بات کو پیش نظر رکھنا ضروری ہے۔ کہ ایک بوڑھا مرد اور بوڑھی عورت کے لئے کونسے ایسے حالات پیدا ہو سکتے ہیں۔ جن کی بنا پر وہ ایسے فعل پر مجبور ہو جائیں۔ جبکہ ان کے قویٰ جواب دے چکے ہوتے ہوں۔ پس یہ تسلیم کرنا کہ کبھی ایسی آیت نازل ہوئی ہوگی۔ عقل کے ہی خلاف ہے۔

غرض یہ استدلال جو معترضین کی طرف سے پیش ہوتا ہے۔ قطعاً ناقابل اعتنا ہے۔ اور حضرت عمرؓ کی طرف یہ بات منسوب کرنی کہ آپنے ایسی ہی کسی آیت سے استدلال کیا درست نہیں جبکہ ایک عام عقل کا آدمی بھی اس مذکورہ آیت کو وحی قرار دینے کے لئے تیار نہیں ہوتا۔ الغرض آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے بھی یہ تصریح فرما دی۔ کہ رجم کی بنیاد قرآن مجید پر ہے۔ اور حضرت عمرؓ نے بھی اپنے آقا کی اقتدا میں یہی کہا اور امام وقت علیہ السلام نے بھی یہی تصریح فرما دی۔ کہ رجم کی بنیاد قرآن مجید پر ہے۔ پس ہمارا فرض ہے۔ کہ ہم قرآن مجید پر غور کر کے اس سے وہ آیت نکالیں۔ اور قرآن مجید کو سرسری طور پر نہ پڑھیں اور قرآن مجید کے متعلق اپنی نظر وسیع کریں۔ ابن العربی فرماتے ہیں۔ کہ میں نے اپنے ایک استاد سے سنا ہے۔ کہ سورۃ بقرہ میں ایک ہزار امر اور ایک ہزار نواہی ہیں۔ اور ایک ہزار فیصلے اور ایک ہزار خبریں ہیں۔ (قرطبی) پس جتنی کوئی قرآن مجید کے لئے اپنی نظر وسیع کریگا۔ اتنا ہی اسے زیادہ تفصیل سے وہ کچھ سمجھ آجائے گا۔ جو وہ چاہتا ہے۔

(خاکسار نور الحق مولوی فاضل واقف تحریک جدید قادیان)

احمدیت میں مقام توحید اور اہلحدیث کے اعتراضوں کی تردید

اہل حدیث و اہل فقہ میں ایک بحث چل رہی ہے۔ بقول اہلحدیث مبحث یہ ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو کائنات پر کل اختیارات ملے ہوئے تھے یا نہیں۔ اس بارے میں جو کچھ اہلحدیث نے لکھا ہے۔ اس کے ماحصل مطلب سے ہمیں اتفاق ہے۔ البتہ الفضل نے اسے توجہ دلائی تھی۔ کہ جب آپ لوگوں کا عقیدہ ہے کہ حضرت مسیح بن مریم نے حقیقی مردے زندہ کئے۔ تو پھر الفقیہ اگر عطائی اختیارات کا قائل ہے۔ تو آپ اس پر کس طرح حجت قائم کر سکتے ہیں۔ اس سے الفقیہ یا اس کے ہم عقیدوں کی پشت پناہی مقصود نہ تھی بلکہ اہلحدیثوں کے ضمیر کو بیدار کرنا تھا۔ لعلھم یرجعون اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے۔ اللہ الذی خلقکم ثم رزقکم ثم یمیتکم ثم یحییکم ھل من شرکائکم من یفعل من ذلکم من شیء سبحٰنہ وتعالیٰ عما یشرکون۔ پس نہ یہ درست ہے کہ مسیح نے کوئی پرندہ پیدا کیا۔ اور نہ یہ کہ اس نے کوئی مردہ زندہ کیا۔ ذاتی طاقت سے یا عطائی سے۔ کیونکہ یہ خاصۂ الوہیت ہے۔ اور خاصۃ الشیٔ ما یوجد فیہ ولا یوجد فی غیرہ۔ باوجود اس عقیدے کے اہلحدیث نے اعتراض کیا ہے۔ کہ مرزا صاحب کا یہ قول ہے کہ اعطیت صفۃ الاحیاء والافناء (خطبۂ الہامیہ) جواب میں عرض ہے۔ آپ تمام عبارت پڑھیں۔ پڑھی تو ہوگی ظاہر فرمائیں۔ اسی کی تشریح میں چند سطور آگے حضور ارشاد فرماتے ہیں۔ کہ

بیدی حربۃ ابید بھا عادات الظلم والذنوب وفی الاخریٰ شربۃ اعید بھا حیاۃ القلوب فاس للافناء وانفاس للاحیاء"

پس افناء سے مراد ظلم اور احیاء سے قلوب کو روحانی زندگی بخشنا۔ اور یہ ہر نبی اور ہر رسول و مامور کا کام ہے۔ اس میں کوئی شرک کی بات نہیں۔ احمدیت میں توحید کا مقام اس قدر بلند ہے کہ اہلحدیث کو اس کی ہوا تک بھی نہیں لگی۔ ہم تو مسیح بن مریم کے بجسد العنصری آسمان پر تاحال زندہ ہونے کا عقیدہ بھی منجر و مفضی الی الشرک سمجھتے ہیں۔ اور ہمارے امام حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اسپر خاص زور دیا ہے۔ برخلاف اسکے اہلحدیث حق واضح ہونے اور حجت ملزمہ قائم کئے جانے کے بعد بھی اسی پر جمے ہوئے ہیں۔ محض اس لئے کہ پہلے انکار کر چکے ہیں۔

دوسرا اعتراض۔ یہ الہام پیش کیا ہے کہ انما امرک اذا اردت شیئاً ان تقول لہ کن فیکون۔ حالانکہ اس کی تصریح کئی مرتبہ کی جا چکی ہے۔ اور فتوح الغیب میں حضرت سید عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اس مرتبہ کے بارے میں وضاحت فرمائی ہے۔ اور حدیث رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم میں بھی آیا ہے کہ کامل مؤمن کو یہ مقام بھی عطا کیا جاتا ہے۔ ہمارا ہرگز یہ مشرب نہیں کہ کوئی انسان خواہ وہ نبی ہو یا رسول و مامور۔ جب بھی چاہے اور جو بھی چاہے خود بخود کر سکتا ہے یا کرنے کی طاقت رکھتا ہے۔ ارادہ الٰہی ہی اور الخلق کے اختیار اور اسی کی قدرت میں ہے۔ جس ذریعے سے چاہے کرے۔ (دوم یہ الہام

تعلیمی بھی ہو سکتا ہے یعنی اللہ تعالے نے اپنے خاص بندے مسیح موعود کو تعلیم دی ہے کہ تو ایسا کہہ اور اس کا اعلان کردے۔ کہ اے میرے پروردگار تیری یہ شان ہے کہ جب تو کسی شے کا ہونا چاہے اور فرمائے کہ ہو جا تو وہ ہو جاتی ہے۔ اہلحدیث کو سوامی دیانند کی تقلید میں اعتراض نہیں کرنا چاہیئے جنہوں نے لکھدیا۔ کہ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ خدا کا کلام نہیں ہو سکتا۔ وغیر ذالک۔ اور نہ ہی ان مذکورہ بالا کلمات سے ویسے نتائج نکالنے چاہئیں جیسے ما رمیت اذ رمیت ولکن اللہ رمیٰ۔ اور قُل یٰعبادی الذین اسرفوا علےٰ انفسھم سے بعض متشابہات کی پیروی کرنے والوں نے بموجودگی آیات محکمات نکالے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہماری رہنمائی فرمائے۔ اور اس توحید پر نہ صرف ہمیں قائم رکھے۔ جو اس آخری زمانے میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے بھیجنے والے سے علم پاکر لائے۔ بلکہ زمین کے کناروں تک اس کے قیام و اشاعت کی توفیق دے۔ اللھم وفقنا۔ آمین۔

اکمل عفا اللہ عنہ

تحریک جدید کا جہاد اور نئے احمدی

چندہ تحریک جدید کے بارہ میں ایک سوال کا جواب پہلے دیا جا چکا ہے۔ جو یہ تھا کہ جو دوست دورانِ تحریک میں فوت ہو جائیں۔ ان کے نام باوجود دس سال تک چندہ نہ دے سکنے کے مجاہدین تحریک جدید کی فہرست میں لکھے جاوینگے یا نہیں۔ اس کا جواب دیا جا چکا ہے۔ ایسے احباب کے نام انشاء اللہ تعالیٰ مجاہدین کی فہرست میں لکھے جائیں گے "کیونکہ ثواب نیت پر ہوتا ہے۔ نہ کہ اس عمل پر جو انسان کے اختیار میں نہ ہو۔ اب دوسرا سوال یہ ہے۔ کہ جو دورانِ تحریک میں احمدی ہوا ہو۔ اور جس سال سے بیعت کی ہو۔ وہ اسی سال سے تحریک جدید میں شامل ہو کر چندہ ادا کر رہا ہو۔ مگر جن سالوں میں احمدی نہ تھا۔ ان کا چندہ نہ دیا ہو۔ تو کیا ان سالوں کا چندہ ادا کئے بغیر اس کا نام تحریک جدید کے مجاہدین کی فہرست میں آسکتا ہے؟

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ فرماتے ہیں:۔

"ایک گروہ ایسا ہے جو تحریک کا محتاج ہے۔ اور اس گروہ میں وہ بچے شامل ہیں۔ جو پہلے نابالغ تھے۔ مگر اب بلوغت کو پہنچ گئے ہیں۔ یا وہ طالب علم شامل ہیں جو پہلے برسرکار نہیں تھے۔ مگر اب تعلیم ختم کر کے کہیں ملازم ہو چکے ہیں یا کوئی اور کام شروع کر چکے ہیں۔ یا وہ لوگ شامل ہیں جن کے پاس پہلے مال نہیں تھا۔ مگر اب خدا نے انہیں مال دیدیا ہے۔ یا وہ لوگ شامل ہیں جو پہلے مقروض ہونے کی وجہ سے اس تحریک میں حصہ نہیں لے سکے۔ یا وہ لوگ ہیں۔ جو پہلے احمدی نہ تھے۔ مگر اب احمدی ہو گئے ہیں۔ غرض اس قسم کے لوگ جو پہلے معذور تھے۔ مگر اب ان کی معذوری دور ہو چکی ہے۔ یا پہلے بے سامان تھے مگر اب خدا تعالیٰ نے انہیں سامان کر دیا ہے۔ صرف وہ کسی نئی تحریک کے محتاج ہیں۔ میں آج انہی کو مخاطب کر کے کہتا ہوں۔ کہ وہ اب پچھلا سفر (یعنی گذشتہ جن سالوں میں حصہ نہیں لیا ہے) طے کر کے ہمارے ساتھ شامل ہو جائیں۔ اگر اس وقت وہ شامل ہو جائیں۔ تو گذشتہ سالوں کا بقایا بھی انہیں ادا کرنا پڑے گا۔ لیکن اب بھی وہ شامل نہ ہوئے۔ تو ان کے لئے اس میں شمولیت اور بھی کٹھن ہو جائیگی پس وہ آج ہی اس تحریک میں شامل ہو جائیں۔ تا پچھلے سفر کو بھی وہ طے کر سکیں"

"ہمارے سامنے بھی تحریک جدید کا ایک جہاد ہے۔ جس کا سفر دس منزلوں پر مشتمل ہے۔ پس میں ان نوجوانوں کو جو اس سال کے دوران میں برسرکار ہوئے ہیں۔ یا ان غرباء کو جنہیں خدا تعالیٰ نے اب وسعت دے دی ہے۔ یا ان لڑکوں کو جو پہلے بالکل چھوٹے تھے۔ مگر اب وہ بڑے ہو گئے ہیں۔ اور انہیں اس تحریک کی اہمیت کا علم ہو گیا ہے۔ یا انہیں اپنے ماں باپ کی جائیداد میں سے حصہ مل گیا ہے۔ یا ان لوگوں کو جو پہلے احمدی نہیں تھے۔ مگر اس عرصہ میں وہ احمدی ہو گئے ہیں۔ توجہ دلاتا ہوں۔ کہ منزل قریب آرہی ہے۔ سفر خاتمہ کے قریب پہنچ گیا ہے۔ اور چوٹی پر پہنچکر اب مجاہدین کا لشکر نیچے اُتر رہا ہے۔ ایسا نہ ہو کہ منزل ختم ہو جائے۔ اور تمہارے لئے حسرت کے سوا کچھ باقی نہ رہے"

حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کا ارشاد بالا نئے احمدیوں اور دوسرے احباب کے لئے بالکل واضح ہے۔ انہیں گذشتہ سالوں کا بھی ادا کرنا چاہیئے۔ تا اُن کے دس سال پورے ہو جائیں۔ اور اس طرح وہ اپنے منزلِ مقصود پر پہنچ جائیں*

(فنانشل سکرٹری تحریک جدید)

فوجیوں کے نام خطوط لکھنے والوں کو ضروری مشورہ

عام احباب کی خدمت میں عموماً اور جن کے رشتہ دار ملٹری میں کام کرتے ہیں۔ اُن کی خدمت میں خصوصاً یہ عرض ہے۔ کہ کسی فوجی ملازم کے نام خط لکھتے وقت لفافہ کے اندر بھی مضمون لکھنے سے پہلے مکتوب الیہ کا پورا پتہ تحریر کیا کریں۔ تا کہ خط مکتوب الیہ تک پہنچ سکے۔ کیونکہ فوجیوں کے خطوط ہزارہا میل کا سفر طے کرنے کے بعد منزل پر پہنچائے جاتے ہیں۔ اگر اندر پتہ نہ لکھا ہوا ہو تو بعض اوقات بیرونی لفافہ کے پھٹ جانے کے باعث خط کا مکتوب الیہ تک پہنچنا ناممکن ہو جاتا ہے۔ یہ بہت ضروری احتیاط ہے۔ اس کو کبھی بھی فراموش نہ کریں۔

(خاکسار فتح محمد احمدی اشرما قادیان)

دفتر بہشتی مقبرہ کے اعلانات

۱۔ (الف) چوہدری محمد یعقوب صاحب انسپکٹر بینکس حصار (ب) بابو محمد مظفر صاحب عباسی موصی پشاور نمبر ۳۷۶۲ اور (ج) میاں محمد تقی صاحب ملکوال ۵۸/۲ کمالیہ نمبر ۳۵۲۹ نے اپنا تمام بقایا ادا کر دیا ہے۔ اسلئے ان کی وصایا بحال کی جاتی ہیں۔

۲۔ امۃ الحمید بیگم صاحبہ بنت ملک محمد خورشید خانصاحب وصیت نمبر ۶۳۲۵ نے اپنی وصیت ۱/۱۰ کی بجائے ۱/۹ کر دی ہے۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء۔ دوسرے موصی حضرات کو بھی چاہیئے کہ زیادہ سے زیادہ قربانی کر کے اللہ تعالیٰ کو راضی کریں۔ وما توفیقی الا باللہ العلی العظیم*

(سیکرٹری بہشتی مقبرہ)

وصیتیں

نوٹ :- وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو تو دفتر کو اطلاع کردے۔ سیکرٹری بہشتی مقبرہ

نمبر ۶۷۲۵ منکہ نور الحق انور ولد میاں علی محمد صاحب قوم زمیندار پیشہ ملازمت عمر ۲۲ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان دارالامان ضلع گورداسپور بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۹ ماہ ہجرت ۱۳۲۲ ہجری شمسی حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اسوقت کوئی جائداد منقولہ یا غیر منقولہ نہیں۔ میرا گذارہ ماہوار آمد پہ ہے جو کہ -/۴۷ روپے ماہوار ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہونگا۔ میرے مرنے کے وقت میری جسقدر جائداد ہو۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں۔ تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کردیجائیگی۔ ربنا تقبل منا انك انت السميع العليم۔

العبد۔ نور الحق انور ساکن قادیان حال وارد فیروز پور شہر ۱۳۲۲/۵/۹ ایڈریس نور الحق انور معرفت بابو محمد جمیل خانصاحب احمدی اندرون قصوری گیٹ فیروز پور شہر۔
گواہ شد حشمت علی فیروز پور شہر ملتانی گیٹ
گواہ شد۔ محمد جمیل خان محاسب جماعت احمدیہ فیروز پور شہر ۱۳۲۲/۵/۹ +

نمبر ۶۷۴۳ منکہ عبد المنان ولد چوہدری عبد الرحمٰن خان قوم راجپوت پیشہ ملازمت عمر اٹھائیس سال پیدائشی احمدی ساکن کریام ضلع جالندھر بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۱۸ اپریل ۱۹۴۳ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ اسوقت میری ماہوار آمد مبلغ -/۱۳۸ (ایک سو اڑتیس) روپے بصیغہ ملازمت ہے۔ اس آمدنی کے علاوہ اسوقت میری اور کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ انشاء اللہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہونگا۔ اگر اس کے علاوہ آئندہ کوئی اور جائیداد پیدا کروں یا حاصل کروں تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ میرے مرنے کے بعد جو میری جائیداد اسکے علاوہ ثابت ہو۔ اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ فقط العبد

A. N. M. Behail Haq 29A. Ismail St. Calcutta

فاؤنٹن پن کی روشنائی بذریعہ جوابی کارڈ مفت بنانا سیکھیں۔ بموان سائز شیشی صرف ڈیڑھ آنہ میں تیار کرکے روپیہ بچائیں۔
جمیل احمد دہلی گیٹ مالیر کوٹلہ

اکسیر اٹھرا

یہ حضرت حکیم مولوی نور الدین صاحب شاہی طبیب مہاراجگان جموں وکشمیر کا نسخہ ہے۔ جن مستورات کو اولاد نہ ہوتی ہو۔ یا اسقاط (کا) مرض میں مبتلا ہوں۔ یا جنکے بچے چھوٹی عمر میں فوت ہوجاتے ہوں۔ ان کیلئے اکسیر اٹھرا لاثانی دوا ہے۔ قیمت ۱/۴ تولہ مکمل خوراک گیارہ روپے طبیہ عجائب گھر قادیان

پبلک موتی سرمہ کو ہی ترجیح دیتی ہے

جناب سردار محمد اسلام خانصاحب خلف جناب خان بہادر سردار چاکر خانصاحب ضلع جیکب آباد سے لکھتے ہیں کہ "موتی سرمہ" ملا مجھے اور میرے دوستوں کو بیحد فائدہ ہوا۔ براہ کرم سات شیشی اور بھیجیے "موتی سرمہ" مسلمہ طور پر جملہ امراض چشم کیلئے اکسیر مانا گیا ہے۔ آپکو بھی صرف یہی سرمہ ہی استعمال کرنا چاہیئے۔ قیمت فی تولہ دو روپے آٹھ آنے محصولڈاک علاوہ۔ ملنے کا پتہ :-
مینیجر نور اینڈ سنز نور بلڈنگ قادیان پنجاب

آنکھوں کا اثر عام صحت پر

آنکھوں کی بیماریاں صرف نظر سے تعلق نہیں رکھتیں۔ سر درد کے مریض سستی کے شکار۔ اعصابی تکلیفوں کا نشانہ بننے والے لوگ اصل میں آنکھوں کے مریض ہوتے ہیں۔ آنکھوں کی کمزوری کی وجہ سے ان کے اعصاب کمزور پڑجاتے ہیں۔ اور ہر قسم کی تکلیفیں شروع ہو جاتی ہیں۔ پس آج ہی سرمہ ممیرا خاص جو ہندوستان بھر میں مشہور ہو چکا ہے۔ خرید لیں۔ قیمت فی تولہ دو روپے چار آنے۔ چھ ماشہ ایک روپیہ تین آنے۔ تین ماشہ گیارہ آنے۔
ملنے کا پتہ
دواخانہ خدمت خلق قادیان پنجاب

نارتھ ویسٹرن ریلوے

نارتھ ویسٹرن ریلوے کے چیف اکاؤنٹس آفیسر اور فنانشل ایڈوائزر کے دفتروں نیز اسکے متعلقہ دفاتر میں روٹین کلرکوں کی آسامیوں کے متعلق امیدواروں سے ۶/۴۳-۱۰ تک درخواستیں طلب کی گئی ہیں۔ اس سلسلہ میں بذریعہ اعلان ہذا اطلاع دیجاتی ہے کہ درخواستیں پہنچنے کی تاریخ کی ۷/۴۳-۸ تک توسیع کردی گئی ہے۔

درخواست دینے والے لوگوں کی اطلاع کے لئے دوبارہ اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ کل ساٹھ عارضی آسامیاں ہیں۔ جن میں سے ۲۶ مسلمانوں کے لئے۔ ۵ سکھوں ہندوستانی عیسائیوں اور پارسیوں کے لئے ایک اینگلو انڈین اور ڈومی سائلڈ یوربینوں کے لئے مخصوص ہیں۔ درخواستیں مجوزہ فارم پر ہونی چاہئیں۔ جو نارتھ ویسٹرن ریلوے کے بڑے سٹیشنوں سے ایک روپیہ میں مل سکتا ہے۔

تنخواہ :- ۵۶-۲-۳۶-۳-۳۰ کے علاوہ گرانی الاؤنس اور دیگر الاؤنس جو قواعد کے ماتحت دیئے جاسکتے ہیں۔

کم سے کم اوصاف :- کسی منظور شدہ یونیورسٹی کا میٹرک سیکنڈ ڈویژن۔ جونیئر کیمبرج یا اس کے مترادف امتحان۔ وہ امیدوار بھی جو یہ ثابت کرسکیں۔ کہ وہ صرف چند نمبروں کی کمی کے باعث سیکنڈ ڈویژن حاصل نہ کرسکے۔ زیر غور لائے جاسکتے ہیں۔

عمر :- عمر ۷/۴۳-۱ کو اٹھارہ سال سے چوبیس سال تک اور سابق فوجیوں (جو ریزرو نہ ہوں) کی صورت میں چالیس سال تک ہونی چاہیئے۔

مکمل تفصیلات چیئرمین کے نام ایک لفافہ جس پر ٹکٹ چسپاں ہو۔ اور اپنا ایڈریس درج ہو۔ ارسال کرکے حاصل کریں +

استشہار زیر دفعہ ۵- رول ۲۰ مجموعہ ضابطہ دیوانی۔

بعدالت جناب چوہدری اعظم علی صاحب سب جج بہادر درجہ اول گجرات

دعویٰ دیوانی نمبر ۶۴۱ سنہ ۱۹۴۰ء

دیوان لال چند ولد دیوان دیر چند سکنہ کنجاہ ڈگری دار بنام نواب دین ولد رسول بخش شاہ محمد ولد رسول بخش سکنہ کنجاہ مشتری سکنہ کنجاہ حال بیرن پور تھانہ متولی ضلع کچہری کیمبلپور۔ ڈاکخانہ متولی

مطالبہ اجراء -/-/۶۲

بنام نواب دین ولد رسول بخش سکنہ کنجاہ حال بیرن پور تھانہ متولی ضلع کچہری کیمبلپور۔ ڈاکخانہ متولی

مقدمہ مندرجہ عنوان بالا میں مسمیٰ نواب دین مذکور تعمیل نوٹس سے دیدہ دانستہ گریز کرتا ہے۔ اور روپوش ہے۔ اس لئے اشتہار ہذا بنام نواب دین مذکور جاری کیا جاتا ہے۔ کہ اگر نواب دین مذکور تاریخ ۱۳ ماہ جولائی ۱۹۴۳ء کو مقام گجرات حاضر عدالت ہذا میں نہیں ہوگا۔ تو اس کی نسبت کارروائی یکطرفہ عمل میں آوے گی۔ آج بتاریخ ۱۲ ماہ جون ۱۹۴۳ء کو بدستخط میرے اور مُہر عدالت کے جاری ہوا۔

دستخط حاکم

مُہر عدالت

مشرق و مغرب کی تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

لنڈن ۱۵ جون - تمام محوری ذرائع اس بات پر متفق ہیں کہ یورپ پر چڑھائی ہونے ہی والی ہے۔ ان کا خیال ہے۔ کہ اسی ہفتے میں چڑھائی ہو جائیگی۔ اٹلی کا خیال ہے کہ سب سے پہلے اسی پر حملہ ہونے کی توقع ہے ✤

لنڈن ۱۵ جون جنوبی افریقہ کی پارلیمنٹ کے آنے والے انتخابات میں جنرل سمٹس وزیر اعظم کے مقابلے پر دو امیدوار کھڑے ہوئے ہیں۔ اور یہ دونوں جنگ کے مخالف ہیں ✤

لاہور ۱۵ جون - پنجاب یونیورسٹی کے امتحان بی۔ اے اور بی۔ ایس۔ سی کا نتیجہ شائع ہو گیا ہے۔ مسٹر رام پرکاش بھمر آف گورنمنٹ کالج لاہور ۵۰۰ میں سے ۴۲۵ نمبر لے کر پنجاب بھر میں اول رہا۔ بی۔ ایس۔ سی میں ۴۱۹ امیدوار تھے۔ جن میں سے ۲۰۹ پاس ہوئے۔ اور بی۔ اے میں ۲۷۸۳ امیدوار تھے جن میں ۱۹۷۲ پاس ہوئے۔ ۸۸۴ امیدواروں نے ہندی لی تھی۔ جن میں سے ۷۲۵ پاس ہوئے ✤

لنڈن ۱۵ جون ماہ مئی میں برطانیہ پر جرمن حملوں میں ۵۸۴ شہری ہلاک یا لاپتہ اور ۷۲۳ مجروح ہوئے۔ ہلاک شدگان میں ۱۰۵ بچے تھے ✤

چنکنگ ۱۵ جون سنگٹیز پر دوبارہ قبضہ کرنے کے بعد چینی فوجوں نے اپنی پیشقدمی جاری رکھی۔ دوران جاپانی فوجوں کا جو جنوب مشرق کی طرف بھاگ رہی ہیں صفایا کر ڈالا۔ ایک ہزار سے زائد جاپانیوں کو نقصان پہنچایا گیا۔ سنٹرل چین میں چینی فوجوں نے پانچسو میل رقبہ میں ایک عام حملہ شروع کر دیا ہے ✤

نیویارک ۱۶ جون - جاپانیوں نے ولندیزی تیمور سے لے کر سالومن تک تین ہزار میل لمبے محاذ پر ایک لاکھ اسی ہزار فوج بھیج رکھی ہے۔ یہ افواج مختلف جزیروں میں منتشر ہیں۔ جاپانیوں نے نیوگنی سے لے کر نیو برٹن تک جو حفاظتی محاذ قائم کر رکھا ہے۔ اسکے چند اڈے خاص طور پر مضبوط بنائے گئے ہیں۔ بحرالکاہل میں جاپان نے جتنی ہوائی طاقت آج جمع کر لی ہے۔ اتنی جنگ چھڑنے کے بعد کبھی نہیں دیکھی گئی ✤

پٹنہ ۱۵ جون - بہار میں اناج کی اس قدر کمی ہو گئی ہے کہ کئی اضلاع میں لوگ گھاس کھا کر پیٹ بھر رہے ہیں۔ محکمہ تار کے تین ملازم بھوک کی وجہ سے بیہوش ہو گئے اسی قسم کے بہت سے واقعات ہو رہے ہیں چاول بیس پچیس روپے فی من ہونے کے باوجود بھی نہیں ملتا ✤

واشنگٹن ۱۵ جون - امریکہ کے مشہور جنگی مبصر نے انکشاف کیا ہے کہ آج سے ایک سال قبل مالٹا میں صورت حالات بہت نازک ہو گئی تھی۔ جرمنوں نے جتنے ہوائی حملے مالٹا پر کئے ہیں۔ اتنے شائد دنیا کے کسی اور مقام پر نہیں ہوئے ✤

انقرہ ۱۵ جون - حکومت ترکیہ نے بلغاریہ اور جرمنی کو ایک احتجاجی نوٹ روانہ کیا ہے کہ ترکی اور بلغاریہ کی سرحدات پر محوری فوجوں کے اجتماع کو ترکی کے عوام شک و شبہ کی نظروں سے دیکھتے ہیں۔ یہ مناسب معلوم ہوتا ہے کہ جرمن صورت حال کی نزاکت کو صحیح طور پر سمجھنے کی کوشش کریں ✤

انقرہ ۱۵ جون - جرمن سفیر ہر فان پاپن نے جرمن حکومت کی طرف سے وزیر خارجہ ترکیہ کے سامنے چند ایک مطالبات پیش کئے تھے اور آبنائے باسفورس میں بعض مراعات مانگی تھیں۔ لیکن وزیر خارجہ ترکیہ نے ان تمام مطالبات کو ٹھکرا دیا ہے ✤

قاہرہ ۱۵ جون - بلقان کی محوری افواج کے نئے کمانڈر انچیف فیلڈ مارشل لسٹ نے شاہ بورس سے طویل ملاقات کی۔ یہ ملاقات کئی گھنٹے تک جاری رہی۔ اور ایک اطلاع مظہر ہے کہ ترکی اور بلغاریہ کی سرحد پر سینکڑوں جرمن ٹینک نقل و حرکت کرتے دیکھے گئے ہیں۔ ترک فوجیں اور جرنیل بڑی گہری نظروں سے جرمنوں کی نقل و حرکت کی نگرانی کر رہے ہیں ✤

ماسکو ۱۵ جون - راسٹوف اور ڈان کے محاذ پر جرمنوں نے روسی خط دفاع کو توڑنے کے لئے متعدد حملے کئے۔ لیکن انہیں ناکامی ہوئی۔ تمام میدان جنگ جرمن نعشوں سے پٹا پڑا ہے ✤

واشنگٹن ۱۵ جون - آئندہ چھ ماہ میں امریکہ کی طاقت میں سترہ لاکھ سپاہیوں کا اضافہ ہو جائیگا۔ اس سال کے آواخر میں امریکی سپاہیوں کی تعداد ۹۲ لاکھ تک پہنچ جائے گی۔ اور ۱۹۴۴ء کے پہلے چھ ماہ میں ایک کروڑ نو لاکھ تک ✤

رانچی ۱۵ جون - حکومت بہار نے تقریباً ۲½ لاکھ من گندم پنجاب سے اپنے صوبہ میں درآمد کرنے کا انتظام کیا ہے ✤

لنڈن ۱۶ جون - بکنگھم پیلس سے اعلان کیا گیا ہے کہ ملک معظم فوجوں کے معائنہ کے لئے شمالی افریقہ تشریف لے گئے ہیں۔ آپ کے ہمراہ جنگی اور ہوائی محکمہ کے وزراء بھی ہیں۔ وہاں آپ پہلی اور آٹھویں برطانی فوجوں کے علاوہ بحری اور ہوائی بیڑوں کو بھی دیکھیںگے نیز امریکی اور فرانسیسی فوج کا بھی معائنہ کریںگے آپ شمالی افریقہ کی اتحادی افواج کے کمانڈر انچیف جنرل آئزن ہوور کو نائٹ گرانڈ آف دی آرڈر آف باتھ کا تمغہ عطاء کریں گے۔ آپ نے اپنی غیر حاضری میں اپنے فرائض کی سرانجام دہی کے لئے ایک کونسل مقرر کی ہے۔ جس میں ملکہ معظمہ بھی شامل ہوں گی ✤

لنڈن ۱۶ جون - انگریزی ہوائی فوج نے اٹلی اور سسلی پر بھر زور و شور سے حملے کئے۔ بہت سی فوجی گاڑیوں کو نشانہ بنایا گیا۔ دشمن کے بہت سے ہوائی جہازوں کو زمین پر ہی برباد کر دیا گیا۔ گیارہ کو گرا لیا گیا ✤

لنڈن ۱۷ جون - نئی فرانسیسی ایگزیکٹو کمیٹی کا جو جلسہ کل ہونے والا تھا۔ وہ آج تک پر ملتوی کر دیا گیا تھا۔ جنرل ڈیگال اور جنرل جیرو نے جلسہ میں شامل ہونا منظور کر لیا ہے ✤

لنڈن ۱۷ جون - الجیریا کے فرانسیسی گورنر جنرل کاترو نے ایک بیان میں کہا کہ ہم الجیریا ہی سے فرانس میں داخل ہوں گے۔ اور سارے فرانس کو آزاد کرائیں گے ✤

ماسکو ۱۷ جون - روسی ہوائی جہازوں نے جرمنی کے مقبوضہ چار اہم ریلوے جنکشنوں پر حملہ کیا۔ سب ہوائی جہاز سلامتی کے ساتھ واپس آ گئے۔ سٹالین گراڈ کے محاذ پر جرمن ہوائی جہازوں نے بعض مقامات پر حملہ کی ناکام کوشش کی ✤

نئی دہلی ۱۷ جون - حکومت ہند نے ایک ٹیکسٹائل کنٹرول بورڈ مقرر کیا ہے جو حکومت کو ان امور کے بارہ میں مشورہ دیتا رہیگا کہ ملوں سے کس بھاؤ پر کپڑا نکلنا چاہیئے اور چھوٹے دوکانداروں کو کس بھاؤ پر فروخت کرنا چاہیئے۔ حکومت کی طرف سے اعلان کیا گیا ہے کہ کپڑے کے بیوپاریوں کو ۱۵ اگست ۱۹۴۳ء سے پہلے پہلے گورنمنٹ کو اطلاع دیدینی چاہیئے کہ ۱۲ جولائی ۱۹۴۳ء تک کس قدر کپڑا اور سوت ان کے پاس تھا اور ۳۱ اکتوبر تک اسے فروخت کر دینا چاہیئے ✤

چنکنگ ۱۷ جون - شانسی کے صوبہ میں لکھوچی نامی شہر پر چینی فوجوں نے قبضہ کر لیا ہے۔ سیزدہ چیانگ فو کے جاپانی مورچے میں داخل ہوئی ہیں۔ یانگ سی دریا کے کنارے دو جاپانی چوکیوں پر بھی چینی فوج نے قبضہ کر لیا ہے ✤

پشاور ۱۷ جون - جمعیت العلماء سرحد کے نائب صدر نے اعلان کیا ہے کہ وہ سردار اورنگ زیب خان کی وزارت اور مسلم لیگ کی بلا شرط حمایت کریں گے ✤

لنڈن ۱۷ جون - بحیرہ روم کے برطانی بحری بیڑے کے ایڈمرل کننگھم انقرہ سے مصر روانہ ہو گئے ✤

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر:- رحمت اللہ خان شاکر